اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۱۹

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷	۷ جمادی الاوّل ۱۳۵۸ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۵ جون ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۴۴

مسئلہ جہاد کے متعلق شیخ الازہر کا بیان

گزشتہ دنوں جامعہ ازہر مصر میں یوم ولادت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر علماء۔ اور طلبار کا ایک جلسہ ہوا جس میں شیخ الازہر مصطفےٰ مراغی نے تقریر کی۔ اس تقریر کا خلاصہ بعض ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مسئلہ جہاد کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:۔

"آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مصیبت کے وقت جو خدمت بھی انجام دی جائے گی۔ اس کا شمار جہاد میں ہوگا۔ وہ کسان جو کاشتکاری کر کے مجاہدین کے لئے رسد فراہم کرے۔ وہ خود مجاہد ہے۔ جو شخص مجاہدین کو کھانا۔ اور پانی پہنچاتا ہے۔ اس کا شمار بھی مجاہدین میں ہے۔ جو شخص لوگوں کو اُن کے فرائض سے آگاہ کرتا ہے۔ وہ بھی مجاہدین کے زمرہ میں شامل ہے"

پھر انہوں نے کہا:۔

"جو لوگ اپنی جان سے جہاد کر سکتے ہیں۔ اُن کو جان سے جہاد کرنا چاہیئے۔ اور اگر کسی میں اس کی قدرت و استطاعت نہیں ہے۔ تو اسے مال کے ذریعہ جہاد میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور اگر کوئی ان دونوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا۔ تو اس کا فرض یہ ہے۔ کہ وہ قوم کو مذہب اسلام کے احکام سکھائے" (ریپبلک اخبار ۸ جون)

بے شک جہاں اسلام اور ایمان کی حفاظت کے لئے جان دینی پڑے۔ وہاں جان پیش کر دینا بھی جہاد ہے لیکن وہ لوگ جو منکرین اسلام سے خواہ مخواہ جنگ کرنا ہی جہاد سمجھتے ہیں۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ غیرمسلموں کو مسلمان بنانے کے لئے ان سے جنگ کرنا ہی اصل جہاد ہے وہ یہ سنکر تلملا اٹھیں گے کہ شیخ الازہر صاحب کے نزدیک مالی خدمت کرنا بھی جہاد ہے۔ لوگوں کو احکام اسلام سکھانا بھی جہاد ہے۔ اس نیت سے کاشتکاری کرنا کہ مجاہدین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ بھی جہاد ہے۔ حتےٰ کہ دین کی خدمت کرنے والے مجاہدین کو کھانا کھلانا۔ اور پانی پلانا بھی جہاد ہے۔ ہمیں جہاد کی اس تشریح کو تسلیم کرتے ہوئے اس میں یہ ضروری اضافہ کرنا ہے۔ کہ دین کی اشاعت اور حفاظت کے لئے جانی اور مالی طور پر جدوجہد کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔ مگر وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر کہ اس وقت جہاد بالمال اور جہاد بالقلم اور جہاد باللسان کا زمانہ ہے۔ یہاں تک کہہ گزرتے ہیں۔ کہ آپ نے جہاد کے متعلق اسلامی تعلیم کو منسوخ کر دیا۔ وہ اب شیخ الازہر صاحب کے متعلق کیا کہیں گے:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں نے جہاد کا بالکل غلط مفہوم سمجھ رکھا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ وہ خدمات جن سے اسلام ترقی کر سکتا تھا ان کو انہوں نے ترک کر دیا۔ جہاد بالسیف تو صرف ان کی مونہہ کی باتیں رہ گئیں۔ لیکن جہاد بالمال۔ جہاد بالقلم۔ اور جہاد باللسان سے بھی محروم ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ کہ ہر زمانہ کا جہاد الگ ہوتا ہے۔ جب تلوار کے زور سے اسلام مٹایا جا رہا ہو۔ تو اس وقت جہاد بالسیف ضروری ہے لیکن جب یہ نہ ہو۔ بلکہ اور طریقوں سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی جائے تو اس وقت انہی طریقوں کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ آج کل چونکہ مال۔ قلم اور زبان سے اسلام کے خلاف کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے انہی ذرائع سے اس کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس زمانہ میں حقیقی جہاد صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ جو مال۔ قلم اور زبان سے اشاعت و حفاظت اسلام میں مصروف ہے۔ اپنے عزیز و اقارب اور وطن کو چھوڑ کر دُنیا کے قریباً ہر گوشہ میں احمدی مجاہدین اسلام کا بول بالا کر رہے۔ اور سعید روحوں کو آغوش اسلام میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان کی ناچیز مساعی کو نہایت شاندار طور پر بارآور کر رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو تثلیث کے گھر ہیں۔ خدائے واحد کی عبادت کرنے اور اللہ اکبر کی صدا بلند کرنے کے لئے مساجد بنانے کا شرف صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ اس کے مقابلہ میں دُنیا کے کروڑوں مسلمان اور ان کے علماء واشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں کچھ بھی پیش نہیں [illegible] تمام مسلمان

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے سات بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج نقرس کے درد میں زیادتی کے علاوہ بخار کی بھی شکائت ہے۔ لیکن باوجود شدت علالت حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھایا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ نیز صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کو آج ۱۰۴ درجہ کی حرارت ہے دعائے صحت کی جائے ؛

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پہلے سے افاقہ ہے الحمد للہ

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندہری اور گیانی واحد حسین صاحب کو سیالکوٹ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کی صد سالہ برسی کی تقریب میں شمولیت کے لئے جو سکھوں کی طرف سے امرتسر میں منائی جارہی ہے۔ مرزا محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور جماعت احمدیہ کی طرف سے بطور نمائندہ کل امرتسر تشریف لے جارہے ہیں ؛

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ مبارک ہو۔

کل بعد نماز مغرب مسجد نور میں مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک رکن نے روزانہ اجتماعی کام میں غیر حاضری کی مقررہ سزا برداشت کرتے ہوئے حاضرین کے سامنے اپنی سستی اور غلطی کا اعتراف کیا۔ اور آئندہ باقاعدہ حاضر ہونے کا عہد کیا ؛

ماسٹر محمد علی صاحب اظہر مئی سے موضع ٹھیکریوالہ متصل قادیان میں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جاتے ہیں۔ دوسرے اصحاب بھی اگر قرب وجوار کے دیہات میں باقاعدگی کے ساتھ ہر جمعہ کی نماز پڑھانے جایا کریں۔ تو ان مقامات کے احمدیوں کی تربیت عمدگی سے ہوسکتی ہے ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ حمید الدین صاحب کارکن دفتر محاسب بچھوڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ چودھری شاہ نواز صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی لڑکی امۃ الحی کی صحت کے لئے جو لیارحنہ ٹائیفائڈ بیمار ہے دعا کی جائے ؛

امتحانات میں کامیابی:۔ (۱) برادر محمد صادق صاحب سٹور کیپر لاہور چھاؤنی کے لڑکے ممتاز احمد صاحب نے امسال پنجاب یونیورسٹی کا امتحان ایف۔ اے اور ان کی لڑکی ممتاز بیگم صاحبہ نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے (۲) خلیفہ عبد المنان صاحب سرینگر کشمیر نے بی۔ اے کا اور مبارک احمد صاحب ڈار نے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے (۳) مسٹر محمد یونس عارف صاحب بمبئی یونیورسٹی میں نہایت شاندار طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ اپنے سکول کراچی اکیڈمی میں فسٹ رہے ہیں اور سات میں سے چھ مضامین میں امتیاز حاصل کیا ہے مبارک ہو ؛

دعائے مغفرت:۔ ۱۹ جون محمد یعقوب صاحب چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائلپور کی ۲۴

والدہ صاحبہ ۱۱ جون کو مختار احمد صاحب ہاشمی قادیان کے چچا سید وزیر علی شاہ صاحب اور ۱۳ جون کو سید مقبول احمد صاحب کوہاٹ کی بچی صاحبہ کا انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون

دعائے مغفرت کی جائے

تحریک جدید کے پانچ ہزار سپاہیوں کی پانچ سالہ فہرست کے متعلق

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہوئے یہ وضاحت فرمادی تھی۔ کہ اس میں حصہ لینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آج سے ۴۷ سال پیشتر کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے نام اس لائبریری کے ہال میں لکھ دیئے جائیں گے۔ جو مرکز میں قائم کی جائے گی۔ حضور یہ بھی فرماچکے ہیں کہ اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں شامل ہونے والے حقیقی طور پر وہی ہیں جو متواتر دس سال تک اپنے وعدہ کو سو فی صدی پورا کرتے چلے جائیں اگر کسی دوست نے وعدہ کیا مگر اسے سو فی صدی پورا نہ کیا۔ تو اس کا نام اس فہرست میں نہیں آئے گا ؛

احباب کو معلوم ہے کہ اب تحریک جدید کا پانچواں سال گزر رہا ہے جس کے سات ماہ ختم ہوچکے ہیں۔ اس لئے دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید پانچ ہزار سپاہیوں کی فہرست پانچ سالہ تیار کر رہا ہے۔ بلکہ اس کی پہلی قسط مکمل کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور دعا کے لئے پیش کرچکا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس اعلان کے ذریعہ یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج کے رجسٹر میں صرف ان احباب کے نام لکھے جائیں گے۔ جو نہ صرف سال پنجم کے وعدوں کو سو فی صدی پورا کریں گے۔ بلکہ یہ بھی دیکھا جائے گا۔ کہ آیا انہوں نے سال اول سال دوم سال سوم اور سال چہارم کا وعدہ بھی سو فی صدی پورا کردیا ہے یا نہیں۔ اگر کسی نے سال پنجم کا وعدہ تو سو فی صدی پورا کردیا ہو۔ مگر گزشتہ چار سال میں سے کسی ایک سال کی سالم رقم یا اس کا چھوٹے سے چھوٹا جزو باقی ہو۔ تو جب تک گزشتہ رقوم ادا کرکے پانچوں سالوں کی رقم سو فی صدی پوری نہ کرے گا۔ اس کا نام نہیں لکھا جائیگا پس اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہونے والے احباب جہاں سال پنجم کی رقم فوری طور پر ادا کریں۔ وہاں اگر کسی کے ذمہ گزشتہ سالوں کا بقایا ہو۔ تو وہ اسے بھی ادا کریں۔ تا ان کا نام اس رجسٹر میں لکھا جاسکے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ممالک غیر کے خریدار اصحاب توجہ فرمائیں

افریقہ۔ ماریشس۔ جاوا۔ سماٹرا آسٹریلیا وغیرہ ممالک غیر کے تمام بقایا داروں کی خدمت میں چٹھیاں ارسال کی گئی ہیں۔ جن میں ان سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے چندہ کی رقوم ارسال فرمائیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ان تمام اصحاب کو مزید تاکید کی جاتی ہے۔ تا وہ جلد سے جلد چندہ ارسال فرمادیں۔ اگر ان کی طرف سے دو ماہ کے اندر چندہ وصول نہ ہوا۔ تو ہم مجبور ہوں گے۔ کہ ان کے نام اخبار بند کردیں۔ خاکسار مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور عیسائیت

بنی نوع انسان میں محبت اور مواخات پیدا کرنے والی تعلیمات کا موازنہ

عیسائیت کا دعوٰے ہے۔ کہ حضرت مسیح نے اُن کے سامنے جو تعلیم پیش فرمائی۔ وُہ بنی نوع انسان میں محبت اور مواخات پیدا کرنے کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ اسی ضمن میں وُہ انا جیل سے حضرت مسیح کا ایک فقرہ پیش کیا کرتے ہیں جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں اخلاقی تعلیم کو مرتبۂ کمال تک پہونچا دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ وُہ ایک ایسا سنہری اصل ہے جسے دنیا اگر اپنی عملی زندگی میں مدنظر رکھے۔ تو لڑائی جھگڑوں کی نوبت ہی نہ آئے۔ وُہ "سنہری اصل" متی میں یوں درج ہے:-

"جو کچھ تم چاہتے ہو۔ کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ وُہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو" $\frac{۷}{۱۲}$ اور لوقا کے الفاظ یہ ہیں "جیسا تم چاہتے ہو۔ کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو" $\frac{۶}{۳۱}$

اس موقعہ پر اس امر کا ذکر غیر موزوں نہیں ہوگا۔ کہ حضرت مسیح سے پہلے یہود میں ایسے کئی مصلحین پیدا ہو چکے تھے جن کی تعلیم وہی تھی۔ جو حضرت مسیح نے اپنے متبعین کو دی۔ ان میں سے ایک ہلل تھا۔ جو ہیرودیس کے عہد میں یروشلم میں رہتا تھا۔ اس نے چالیس سال تحصیل علم میں صرف کئے۔ اور پھر وُہ اسرائیلی قوم کی روحانی تربیت میں مصروف ہو گیا۔ اس کی طبیعت ایسی حلیم تھی۔ کہ لوگوں میں اس کا حلم بطور ضرب المثل مشہور تھا۔ یہ اسرائیلی بزرگ جو ۱۰ء میں فوت ہوا۔ اس کے لوگوں میں جو کلمات حکمت مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک وُہ بھی ہے۔ جسے عیسائی انجیل کا سنہری اصل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک غیر یہودی شخص نے جو یہودی مذہب اختیار کرنا چاہتا تھا۔ ہلل سے سوال کیا۔ کہ مجھے آپ چند لفظوں میں یہودی مذہب کا خلاصہ بتائیں۔ ہلل نے جواب دیا۔ کہ یہودی مذہب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جو بات تجھے خود ناپسند ہے۔ وُہ تجھے دوسروں کے متعلق بھی روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ یہ الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ دراصل وُہی تعلیم ہے۔ جو بعد میں حضرت مسیح ناصری نے حواریوں کے سامنے پیش کی۔ اسی طرح اور بھی کئی اکابر نے حضرت مسیح کی بعثت سے قبل اس قسم کے اصول لوگوں کے سامنے رکھے۔ چنانچہ پانچ سو برس قبل مسیح کنفیوشس نے یہ اصل بیان کیا۔ کہ:-

"دوسرے آدمی سے ایسا سلوک کرو جو تم چاہتے ہو۔ کہ وُہ تمہارے ساتھ کرے اور دوسرے آدمی سے ایسا سلوک نہ کرو۔ جو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے"

۳۸۵ سال قبل مسیح ارسطو نے تلقین کی۔ کہ "ہمیں دوسروں سے ایسا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جیسا ہم چاہتے ہیں۔ کہ وُہ ہمارے ساتھ برتاؤ کریں"

تھیلس نے ۶۵۰ سال قبل مسیح کہا۔ "اپنے پڑوسی کے متعلق کوئی ایسا کام نہ کرو۔ جو تم خود اس کی طرف سے بُرا مناؤ گے"

۴۶۴ سال قبل مسیح ایک یونانی حکیم "سنے سیز" کا یہ قول بہت مشہور تھا کہ:- ایسا کام کرنے سے پرہیز کرو۔ جس کی وجہ سے تم دوسروں کو ملامت کرو گے"

سقراط نے ۳۹۹ سال قبل مسیح کہا کہ "دوسروں کے متعلق ایسا کام کرو۔ جو تم چاہتے ہو کہ وُہ تمہارے ساتھ کریں"

فیثاغورس کے پیرو سیکس ٹس نے ۴۰۶ سال قبل مسیح کہا "جیسا تم چاہتے ہو۔ کہ تمہارے پڑوسی تمہارے حق میں ہوں ویسا ہی تم ان کے حق میں ہو"

یہ مختلف مشاہیر کے وُہ اقوال ہیں۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے سینکڑوں سال قبل لوگوں میں رائج تھے۔ پھر اگر عیسائیت کے اس سنہری اصل کا اسلامی تعلیم سے مقابلہ کیا جائے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی تعلیم تو آفتاب کی طرح چمک رہی ہے اور حضرت مسیح کا اصل ایک کرمک شب تاب کی طرح ٹمٹما رہا ہے۔ اسلام اس پہلو سے جو تعلیم دیتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اے لوگو! تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وُہ اپنے بھائی کے لئے وُہ کچھ نہ چاہے۔ جو وُہ اپنے لئے چاہتا ہے۔ اب ان دونوں اصول میں جو فرق ہے۔ وُہ بالکل عیاں ہے۔ حضرت مسیح تو یہ کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ وُہی سلوک تم بھی ان کے ساتھ کرو۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت کی ہے۔ کہ جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ وہی تم اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔ گویا اسلام یہ کہتا ہے۔ کہ تم کوئی بات دوسرے کے ساتھ ایسی نہ کرو۔ جو ویسے ہی حالات میں تم اپنے لئے پسند نہ کرو۔ اور تم دوسروں سے ہمیشہ وُہی سلوک کرو۔ جو ویسے ہی حالات میں تم خود اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ مگر انجیل کے سنہری اصل میں ایک قسم کے بدلہ اور جزا کی خواہش پائی جاتی ہے۔ اس میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ چونکہ تم چاہتے ہو۔ کہ لوگ تم سے حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ اور تمہارے حقوق کا خیال رکھیں۔ اس لئے تم بھی ان کے ساتھ عُمدہ سلوک کرو۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ کہ جو کچھ تم اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ جب تک وہی دوسروں کے لئے پسند نہ کرو۔ تم کامل مومن نہیں کہلا سکتے۔ مثلاً انسان چاہتا ہے کہ اسے مال ملے۔ عزت حاصل ہو۔ اس کے درجہ میں ترقی ہو۔ اور اُسے کوئی دکھ اور تکلیف نہ پہونچے۔ اسی طرح اور بھی بیسیوں چیزیں ہو سکتی ہیں۔ جن کے متعلق ہر انسان یہ چاہتا ہے۔ کہ وُہ ان میں منفرد ہو۔ اور کوئی دوسرا اس کا شریک نہ ہو۔ لیکن اسلام اسے جائز قرار نہیں دیتا۔ اور فرماتا ہے۔ تم اگر مومن کامل بننا چاہتے ہو۔ تو تمہیں یہ قربانی کرنی پڑیگی کہ جو کچھ تم اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ وہی تم دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ پھر اسلام اس اصل کو ایمان کا پہلا قدم۔ یا منزل عرفان کی پہلی سیڑھی قرار دیتا ہے گویا یہ ابتدائی مرحلہ ہے۔ جسے ہر مومن کے لئے طے کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر عیسائیت اس سنہری اصل کو جو اس اصل سے سینکڑوں درجہ کم ہے۔ انتہائی نیکی قرار دیتی ہے۔ اسی سے ان دونوں کے درجہ کے تفاوت کو سمجھا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں اسلام انسان کو اس منزل سے اور زیادہ آگے لے جاتا اور فرماتا ہے۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ کہ خدا تمہیں عدل۔ احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے۔ اس آیت میں پہلا درجہ عدل رکھا یعنی بتایا۔ کہ تمہارا فرض ہے۔ تم کسی کی حق تلفی نہ کرو۔ اور جو حق کسی کا ہو۔ اسے ضرور دو۔ پھر اس سے بڑھ کر ایک اور نیکی کا حکم دیا۔ اور فرمایا۔ صرف عدل پر اکتفا نہ کرو۔ بلکہ اس درجہ سے ترقی کرکے احسان سے حصہ لو۔ اور ان لوگوں سے بھی نیکی کیا کرو۔ جنہوں نے تم سے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہو۔ مگر اس درجہ میں بھی یہ نقص ہوتا ہے۔ کہ بعض دفعہ انسان احسان کرکے جتانے لگتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ جب تم یہ مقام حاصل کرلو۔ تو اسے انتہائی مقام نہ سمجھو۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھو اور ایتاء ذی القربیٰ کے مقام کو حاصل کرو یعنی جس طرح ماں اپنے بچوں سے محبت کرتی اور کسی معاوضہ کی امید نہیں رکھتی۔ اسی طرح تمہیں مخلوق کی خدمت بلا معاوضہ کرنی چاہیئے۔ اور تمہارے دل میں ایسی آگ لگی رہنی چاہیئے۔ جس کے نتیجہ میں تم مخلوق خدا کی ہمدردی میں بے چین رہو۔ اور تمہیں اس کی تکالیف انگارہ پر لوٹاتی رہیں۔ اگر تم اس مقام کو حاصل کرلو۔ تو تمہارے متعلق یہ کہا جا سکیگا۔ کہ تم نے شفقت علےٰ خلق اللہ کے پہلو کو پورا کر دکھایا۔ اب اسلام کی

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کو شکست فاش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شخص محمد حسین ناظق کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر میں ایک ٹریکٹ قول حق کے عنوان سے شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔

"جب احرار نے شعبہ تبلیغ قائم کرکے جماعت مرزائیہ کے خلاف اعلان جنگ کیا تو مسلمان یہ سمجھتے تھے۔ کہ اب مرزائیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر مسلمانوں نے احرار کو اس قدر روپیہ دیا۔ کہ نہ صرف یہ کہ احرار قادیان میں ایک شاندار کانفرنس کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ بلکہ تمام بڑے بڑے احراری لیڈروں نے ایک ایک دو دو مکانات بھی خرید لئے چنانچہ اخبار سیاست نے لکھا۔ "مولوی بہار الحق قاسمی کل ایک غریب آدمی تھا آج مکانات کے تاجر بن چکے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ بخاری بھی مفلوک الحال امام مسجد تھے۔ جن کے پاؤں میں جوتا بھی نہیں تھا۔ آج ان کے امرتسر میں کئی مکانات ہیں"

لیکن پہلی کانفرنس کے بعد جب حکومت نے قادیان کے آٹھ آٹھ میل کے فاصلہ پر کسی قسم کی کانفرنس کی ممانعت کردی۔ تو احرار نے سول نافرمانی کی روایات کے خلاف اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کردیا۔ اور اس طرح قادیان میں مقصد تبلیغ کو یکسر فراموش کردیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرزائیت مٹنے کی بجائے اور ترقی کر گئی۔ اور احرار کی طرف سے عوام میں بدظنی پیدا ہونی شروع ہوگئی۔ اس ناکامی کے وجوہ یہ تھے۔

اول۔ احرار نے قوم سے لاکھوں روپیہ جمع کرنے کے باوجود اپنا کوئی مستقل اخبار یا رسالہ جاری نہ کیا۔ جہاں مرزائیوں کا پریس نہایت مضبوط ہے۔ چنانچہ ان کے حسب ذیل اخبارات رسائل باقاعدہ اور مسلسل طریق پر نکل رہے ہیں (۱) الفضل روزانہ (۲) فاروق (۳) نور (۴) الحکم (۵) مصباح (۶) ریویو آف ریلیجنز اردو (۷) ریویو آف ریلیجنز انگریزی (۸) الاسلام لنڈن (۹) مسلم ٹائمز لنڈن (۱۰) سن رائز امریکہ (۱۱) قصر النیل دمشق (۱۲) الاسلام سماٹرا (۱۳) البشریٰ فلسطین (۱۴) دوتن کولمبو (۱۵) سواحلی مشرقی افریقہ (۱۶) نائیجیرین سپیکیٹیڈ نائیجیریا وغیرہ۔ قصہ مختصر وہ گروہ کیا خاک تبلیغ کرسکتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں ایک بھی اخبار یا رسالہ نہ ہو یقیناً مرزائیت کی تبلیغ کی سب سے بڑی وجہ اسکے پریس کی مضبوطی ہے۔

دوم۔ مرزائیوں نے تبلیغ مرزائیت کے لئے کئی مکتب اور مدرسے جاری کر رکھے ہیں۔ لیکن احرار جس کا مقصد زندگی صرف تخریب ہے کوئی تعمیری کام کرنے کے قابل نہیں ہوسکتے۔ چاہے کوئی انہیں کروڑوں روپیہ ہی کیوں نہ دے۔ تبلیغ میں کامیابی اسی جماعت کو ہوگی۔ جس نے کئی مدارس و مکاتب جاری کر رکھے ہیں۔ نہ کہ اس جماعت کو جو چندہ جمع کرنے کے سوائے اور کچھ بھی نہ جانتی ہو۔

سوم۔ جماعت مرزائیہ نے دنیا کے ہر گوشہ میں تبلیغی مراکز قائم رکھے ہیں۔ جبکہ احرار اس حیثیت سے بھی ناکام ہیں۔ احمدیوں کے تبلیغی مرکز ہندوستان کے قریباً تمام بڑے بڑے شہروں میں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ (۱) لنڈن (۲) شکاگو (۳) پٹس برگ (۴) کلیولینڈ (۵) نائیجیریا (۶) گولڈ کوسٹ (۷) اشانٹی (۸) مارشیس (۹) آسٹریلیا (۱۰) دمشق (۱۱) مصر (۱۲) سماٹرا (۱۳) جاوا (۱۴) حیفہ (۱۵) شام (۱۶) عراق (۱۷) سوڈان (۱۸) بغداد (۱۹) رنگون (۲۰) نیروبی (۲۱) یوگنڈا (۲۲) زنجبار (۲۳) ٹانگانیکا (۲۴) ہانگ کانگ (۲۵) سنگاپور (۲۶) بوڈاپسٹ (۲۷) ارجنٹائن (۲۸) بلگریڈ (۲۹) پولینڈ (۳۰) چین جاپان وغیرہ

اب آپ انصاف سے فرمایئے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں احمدیت پہونچے گی یا احراریت۔ احمدی تو اپنے مقاصد کی تبلیغ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہیں۔ پوری قوم اپنی آمدنی کا ایک مقرر حصہ احمدیت کی تبلیغ کے لئے بن مانگے دے دیتی ہے۔ اور کارکن اس روپیہ کو باقاعدگی سے خرچ کرتے ہیں۔ لیکن برعکس اس کے احرار کی یہ کیفیت ہے۔ کہ دنیا میں ان کا کہیں بھی کوئی تبلیغی مرکز نہیں ہے یہ خانہ بدوشوں کی طرح تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن اس تبلیغ کا اثر یہ ہے کہ مرزائیت سندھ کشمیر اور پنجاب کے اکثر اضلاع میں نہایت سرعت کے ساتھ پھیلتی جا رہی ہے۔ اگر احرار بھی اپنے پریس کو مضبوط بناتے۔ جابجا مدارس و مکاتب جاری کرتے۔ بڑے بڑے شہروں میں تبلیغی مراکز قائم کرتے۔ تبلیغی لٹریچر تقسیم کرتے تو کامیابی کی امید ہوسکتی تھی۔ لیکن وائے بدقسمتی کہ جو کام عزم و استقلال کی وجہ سے لاکھ یا دو لاکھ انسانوں کی نمائندہ جماعت کر رہی ہے۔ اس سے دس کروڑ انسانوں کی نمائندگی کی مدعی جماعت محروم ہے۔ اس کی وجہ صرف ایک ہے کہ یہ لوگ خود غرض ہیں۔ اور اپنی پیٹ پوجا کو مقدم سمجھتے ہیں۔ جبکہ مرزائی اپنی جماعت کو مضبوط بنانے میں محو ہیں۔

چہارم: یوں تو ہمارے احراری دوست اپنی زندگی کا بیشتر حصہ چندے جمع کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس ایسا کوئی حساب نہیں ہے جس سے معلوم ہوسکے کہ کس سنہ میں انہوں نے کس قدر روپیہ جمع کیا اور کیا خرچ ہوا۔ بلکہ ان کے پاس نہ کوئی آمد کا حساب ہے نہ خرچ کا لیکن برخلاف اس کے مرزائیوں کی آمد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی زندگی میں مرزائیوں کا سالانہ بجٹ اٹھارہ ہزار روپیہ (۱۸۰۰۰) تھا۔ جو مولوی نورالدین کے عہد میں دو لاکھ تک پہونچ گیا۔ اور اب چودہ لاکھ تک ہوگیا ہے۔ یہ صرف مرکزی انجمن کا بجٹ ہے مقامی مجلسوں کی تبلیغی جدوجہد اس سے الگ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک انجمن اور اس کی شاخیں سال بھر میں تخمیناً بیس لاکھ روپیہ تبلیغ کے لئے خرچ کردیتی ہیں۔ دوسری جانب اول تو اس قدر آمدنی نہیں ہوتی۔ اور جو روپیہ آئے بھی وہ لیڈروں کے تنور شکم کی بھینٹ بن کر رہ جاتا ہے۔ اس صورت میں کیونکر ممکن ہے کہ احرار مرزائیوں کو شکست دے سکیں۔

پنجم۔ مرزائیوں کے پاس تمام ادارات کے اپنے دفاتر ہیں۔ مدارس و مکاتیب کی بلڈنگس بھی اپنی ہیں۔ لیکن ہمارے احراری دوست ہر جگہ کرایہ دار ہیں اور روزمرہ کے نئے نئے چندوں کے باوجود ملک بھر میں کہیں بھی اپنا چھوٹا موٹا دفتر نہیں بنا سکے وہ لوگ جو ظاہر بین ہیں جب مرزائیوں کی ظاہری شان و شوکت کو دیکھتے ہیں تو وہ جھٹ ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے مرزائیت کے فروغ کی"

یہ جس ٹریکٹ کی تحریر ہے وہ ایک ایسے طبقہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جو احمدیت کی مخالفت میں احرار سے کم نہیں۔ مگر باوجود اسکے اسے اعتراف ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کو ہر رنگ میں ناکامی و نامرادی ہوئی اور احرار قطعاً اس

[illegible]

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہندوستان کے سوشلسٹوں کو برطانوی وزیر خارجہ کا انتباہ

۲۳ جون کو دارالعوام میں وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس نے مشرق بعید کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کے متعلق بھی اظہار رائے کیا۔ آپ نے کہا کہ اس وقت یورپ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ عیاں ہے۔ کمزور ممالک کی آزادی سلب کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ لیکن ہندوستان کے سوشلسٹ آزادی کے طالب ہیں۔ کیا یورپ کی موجودہ صورت کو دیکھ کر بھی وہ اس آزادی کی خواہش کر سکتے ہیں جو برطانوی تسلط سے پاک ہو؟ وہ کس طرح یقین کر سکتے ہیں۔ کہ برطانیہ سے نجات حاصل کرنے کے بعد ان کا ملک کسی اور استعماری طاقت کی ہوس کا شکار نہ ہو جائے گا۔ اگر ہندوستانی سوشلسٹ کا نظریۂ آزادی یہی ہے کہ برطانیہ سے قطع تعلق کر کے اور اس سے بے نیاز ہو کر اپنے ملک پہ آپ حکومت کرے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی۔ آج استعماری قومیں ہوس ملک گیری کی تسکین کے لئے اس شدت کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ کہ یہ خیال کرنا سخت غلطی ہے کہ ہندوستان کی آزادی کی حفاظت خود ہندوستانی کر سکتے ہیں۔ آج یورپ کے کمزور ممالک کو جو آزادی حاصل ہے۔ اس سے ہندوستان کی غلامی بدرجہا بہتر ہے۔

آج ایک ڈنر کے موقعہ پہ تقریر کرتے ہوئے لارڈ موصوف نے کہا۔ کہ ہندوستان میں برطانیہ کی مشکلات ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ موجودہ حکمرانِ ہند کو برطانیہ اور ہندوستانی دونوں کا اعتماد حاصل ہے۔ ہندوستان کے مخلص محبان وطن چاہتے ہیں۔ کہ ان کا ملک آزاد ہو۔ لیکن اس وقت یورپ اور ایشیا میں دو متضاد فلسفے باہم دست و گریباں ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو ہندوستان کے ضمن میں سلطنت برطانیہ کی مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارورڈ بلاک پر اعتراضات اور گاندھی جی کی پالیسی

۲۳ جون کو بمبئی میں فارورڈ بلاک ریڈیکل کانفرنس کا اجلاس سرکاؤس جی جہانگیر ہال میں منعقد ہوا۔ جو ہر لحاظ سے کامیاب تھا۔ ڈیلیگیٹوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس موقعہ پر مسٹر سوبھاش چندر بوس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت گاندھی جی اور ہائی کمانڈ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس کی معقولیت میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ ۱۹۲۰ء سے ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ اور جو قربانیاں کی ہیں۔ ان سب پر پانی پھیر دیا جائے۔ اور سب کچھ رائیگاں جانے دیا جائے۔ اگر انجام یہی ہونا تھا۔ تو اسقدر قربانیاں کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ فارورڈ بلاک کے متعلق ہمارے مخالفین طرح طرح کی افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ اور اس پر کئی قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی بنیاد تشدد پر ہے۔ اور کہ غیر ملکی روپیہ سے اسے چلایا جا رہا ہے۔ میں ان سب الزامات کی پر زور تردید کرتا ہوں۔ روم۔ برلن۔ ماسکو یا ٹوکیو کہیں سے کوئی روپیہ ہمیں نہیں مل رہا۔ یہ شرارت آمیز پروپیگنڈا محض ہماری تحریک کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ (اس پر حاضرین نے شیم شیم کے نعرے لگائے) تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ سیاسیات پر ہمیشہ اقتصادی اور سیاسی نقطۂ ہائے نگاہ سے غور کرنا چاہئیے۔ نہ کہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے۔ مذہب ایک ذاتی چیز ہے۔ جسے سیاست سے الگ رکھنا چاہئیے ہمیں ریاستوں اور حکومت دونوں کے خلاف محاذ قائم کرنا چاہئیے۔ نیز چاہئیے کہ کانگرسی وزارتوں کے کام کا جائزہ لینے کے لئے ایک پرائیویٹ کمیٹی مقرر کریں۔ جو بعد تحقیقات رپورٹ کرے۔ کہ یہ وزارتیں کیا کچھ کر سکتی تھیں، اور کیا کیا ہے۔ اگر کانگرسی وزارتیں انقلاب پسند عنصر پر مشتمل ہوتیں تو وہ بہت زیادہ کام کر سکتی تھیں۔ آپ نے ہائی کمانڈ پر سخت نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ ہم نے کانگرس سے ڈکٹیٹر شپ اور مطلق العنانی کو ختم کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ آمریت میں ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ اور نہ اسے برداشت کر سکتے ہیں۔

علاقہ بست دوآب میں سطح آب کے نیچے ہو جانے کا علاج

لاہور سے ۲۳ جون کو محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ علاقہ بست دوآب میں سطح آب کے نیچے گر جانے سے جو مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ ان سے عہدہ برآ ہونے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی قائم کی تھی۔ اور اس کی سفارشات کو منظور بھی کر لیا ہے۔ اس بات کو دیکھنے کے لئے کہ آیا بیاس یا ستلج سے کوئی ایسی نہر نکل سکتی ہے۔ جو دوآب کے اس علاقہ کو سیراب کر سکے۔ جہاں تحت الارض پانی کی سطح قدرتی سطح سے تیس چالیس فٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ نیچے گر گئی ہے۔ گذشتہ سال باقاعدہ ریکارڈ رکھے جاتے رہے ہیں۔ اور اب یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ دریائے ستلج سے اگر ایک نہر روپڑ ہیڈ کے اوپر سے نکالی جائے تو نواں شہر۔ پھلور۔ نکودر اور جالندھر کی تحصیلوں میں دوآب کے علاقوں کو سیراب کر سکتی ہے۔ مگر یہ نہر صرف جولائی، اگست اور ستمبر کے مہینوں میں ہی پانی دے سکے گی۔ جبکہ دریاؤں میں پانی کی مقدار موجودہ نہروں کی ضروریات سے زائد ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نہر کی تعمیر کے نقشے وغیرہ تیار کرائے جا رہے ہیں۔ سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

اس کے علاوہ ایک علاج یہ بھی ہے کہ شوالک کی پہاڑیوں پہ جنگل لگایا جائے۔ اور یہ کام بھی بتدریج ہو رہا ہے۔ مگر اس کے نتائج کئی سال تک نظر نہیں آ سکتے۔ نیز ایک تجویز یہ بھی ہے کہ بند لگائے جائیں۔ تاکہ بارشوں وغیرہ کا پانی زمین کے اندر ہی جذب ہو کر تحت الارض پانی کی سطح کو اونچا کر سکے۔ اس کے لئے بھی نقشے تیار کرائے جا رہے ہیں۔ جن کے تیار ہونے پر فوراً کام شروع کر دیا جائے گا۔ آخر میں بست دوآب کے باشندوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے پوری طرح مستعد ہے اور مناسب سکیمیں اس کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ تاخیر صرف اس وجہ سے ہے۔ کہ حکومت چاہتی ہے کہ کام شروع کرنے سے قبل احتیاط کے ساتھ تمام ضروری امور کی تحقیقات ہو جائے۔

خاکساروں کی تحریک سے خطرہ

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے خاکساروں کی تحریک کو خطرناک سمجھ کر اس کے متعلق تحقیقات شروع کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تحریک کی پشت پہ جرمنی کے نازی ہیں۔ جو مالی امداد دیتے ہیں۔ ریاست حیدر آباد میں اسے خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

سوئیٹاؤ اور ٹین سن میں نازک صورت حالات

ٹین سن اور سوئیٹاؤ میں جاپان کا رویہ زیادہ جارحانہ ہو رہا ہے۔ لنڈن سے ۲۲ جون کی اطلاع ہے۔ کہ آج صبح جاپانی حکام نے ان تمام غیر ملکی جہازوں کو جو سوئیٹاؤ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حکم دیا۔ کہ بندرگاہ سے فوراً نکل جائیں۔ دو برطانوی اور امریکن جہازوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کے علاوہ ان دو نو ملکوں کے اور جنگی جہاز بھی وہاں پہنچ رہے ہیں۔ امریکن وزارت بحریہ نے حکومت جاپان کو آگاہ کر دیا ہے۔ کہ اگر امریکنوں کے جان و مال کو کسی طرح کا نقصان پہنچا۔ تو اس کا انتقام لینے میں کوئی پس و پیش نہیں کیا جائیگا۔ تاہم غیر ملکیوں کو سوئیٹاؤ سے نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے جاپان کو الٹی میٹم دیدیا گیا ہے۔ کہ برطانوی آبادی کے ساتھ اس کا سلوک ناقابل فراموش ہے۔ اگر یہ سلسلہ ختم نہ کیا گیا۔ تو زبردست انتقامی کارروائی کی جائے گی۔ وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس نے برطانوی سفیر مقیم ٹین سین کی وساطت سے برطانوی رعایا کو کامل حفاظت کا یقین دلایا ہے۔ صاحب موصوف نے آج دارالعوام میں بھی اس مسئلہ کے متعلق ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ جاپان تشدد میں روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور خواہ مخواہ برطانیہ سے الجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی اقدام ایسا نہیں کیا گیا۔ جو اس کے لئے نقصان رساں کہا جا سکے۔ حکومت جاپان نے کئی بار کہا بھی ہے۔ کہ وہ برطانیہ کو کوئی نقصان پہنچانے کی خواہاں نہیں۔ مگر اس کا عمل اس کے خلاف ہے۔ سنگاپور میں برطانوی اور فرانسیسی فوجی افسروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ وہ اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ چین میں ان ممالک کے مفاد کی حفاظت کس طرح کی جائے۔ ابھی تک کوئی باقاعدہ طریق تجویز نہیں ہوا۔ تاہم مختلف سب کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔ جو الگ الگ امور پر غور کریں گی۔ آخر کار ایک عام اجلاس میں ان کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد آخری فیصلہ ہوگا۔

جاپانی اخبارات برطانیہ کے خلاف سخت زہر چکانی کر رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔ کہ چین میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کی ذمہ وار برطانیہ ہے۔ اس نے چین کی امداد کر کے جاپان سے خواہ مخواہ عداوت پیدا کر لی ہے۔ نیز یہ کہ ٹین سن اور اس کے نواح میں برطانیہ کے خلاف خطرناک فضاء پیدا ہو رہی ہے۔

جرمنی کی طرف سے نوآبادیات کی واپسی کا واضح مطالبہ اور حکومت برطانیہ کا جواب

برلن سے ۲۲ جون کی خبر ہے۔ کہ جرمنی کی وزارت نشر و اشاعت نے آج واضح الفاظ میں یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس کی نوآبادیات واپس کی جائیں۔ اور کہا ہے کہ اگر برطانیہ چاہتا ہے۔ کہ یورپ میں امن و امان قائم رہے۔ تو اس کا یہی طریق ہے کہ ہماری وہ نوآبادیات ہمارے حوالہ کر دے جن پر اس نے جنگ عظیم کے بعد سے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ اس کی خبر اسی میں ہے۔ کہ مشرق بعید کے علاقوں سے سروکار نہ رکھے۔ اور افریقہ کی جرمن نوآبادیات سے دستبردار ہو جائے اس کے علاوہ برطانیہ کے لئے لازم ہے کہ وہ پولینڈ کو مشورہ دے کہ ڈینزگ ہمارے حوالہ کر دے۔ اور جرمنی کو مجبور نہ کرے کہ اسے بزور شمشیر حاصل کرے مزید برآں پراپیگنڈا نے حکومت برطانیہ سے اپنے اس اعلان کا جواب بھی مانگا۔

۲۲ جون کو دارالعوام میں برطانوی وزیر خارجہ نے ایک تقریر کی جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اسی تقریر کے جواب میں ہے۔ اس میں کہا۔ کہ حکومت برطانیہ کی امن پسندی اور خاموشی سے جرمنی کو کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئیے۔ ہمارے پاس اسے نیچا دکھانے کے لئے کافی طاقت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم دنیا میں خونریزی کو پسند نہیں کرتے۔ اور امن و امان کے خواہاں ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ برطانیہ کے پاس جرمنی اور اس کے حلیفوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہمارے امن پسندانہ اور صلح جویانہ رویہ سے بعض حکومتوں نے ہمارے متعلق غلط رائے قائم کر رکھی ہے۔ اور اسے بعض حلقوں میں ہماری کمزوری پر محمول کیا جاتا ہے۔ اس رائے کی تغلیط نیز یورپ میں اس وقت جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کا تقاضا اب یہی ہے۔ کہ برطانیہ بھی تھپڑ کا جواب تھپڑ سے دے جس کے لئے ہم بالکل تیار ہیں۔

کہا جاتا ہے۔ کہ نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ جرمنی کی طرف سے اب تک اس قدر واضح الفاظ میں پہلے کبھی نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ ہمیشہ مبہم طور پر یہ بات پیش کی جاتی تھی۔ اور اس لئے برطانیہ کی طرف سے بھی پہلے اس انداز میں اس کا جواب نہیں دیا گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس سے معاہدہ کے متعلق برطانوی وزیر خارجہ کا بیان

لنڈن سے ۲۲ جون کی خبر ہے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے روس کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کے معاہدہ کی تجویز پر بھی روشنی ڈالی۔ اور کہا۔ کہ اب تک یہ معاہدہ مکمل نہیں ہوا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی ایسا فارمولا مرتب نہیں ہو سکا۔ جو فریقین کے لئے یکساں طور پر قابل قبول ہو۔ لیکن حکومت روس اس کی تکمیل میں ایسی ہی دلچسپی لے رہی ہے۔ جیسی برطانیہ اور فرانس۔ اور خواہ کچھ ہو۔ یہ معاہدہ ہو کر رہے گا۔

ماسکو کی ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ وزیر اعظم روس کے سامنے جو تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ ان میں کوئی خاص تبدیلی تاحال نہیں ہوئی۔ لیکن پیرس سے شائع شدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ تقریباً تمام اختلافات کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ صرف ریاست ہائے بالٹک کو امداد کا یقین دلانے اور ان کی آزادی کی حفاظت کرنے کا مسئلہ باقی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ گفت و شنید کے ذریعہ یہ بھی بہت جلد حل ہو جائے گا۔

لنڈن سے ۲۱ جون کی خبر ہے۔ کہ حکومت روس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس معاہدہ کی تجویز میں روس اور چین کی مشترکہ حدود کی حفاظت کا یقین دلانے کا کوئی مطالبہ برطانیہ اور فرانس سے نہیں کیا گیا۔ روس صرف ریاست ہائے بالٹک کی سیاسی آزادی کا یقین حاصل کرنا چاہتا ہے۔ گو یہ ریاستیں اس قسم کا تیقن حاصل کرنے سے انکاری ہیں۔

صدر جمہوریہ ترکیہ کی حالات حاضرہ پر تقریر

انقرہ سے ۲۲ جون کی خبر ہے کہ ترکی پارلیمنٹ میں غازی عصمت انونو نے حالات حاضرہ کے متعلق ایک مفصل تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ میں جمہوری اصول پر حکومت کے کام کو وسعت دینا چاہتا ہوں۔ اور اس لئے پارلیمنٹ میں ایک اپوزیشن پارٹی کے قیام کا خواہاں ہوں۔ جس کے ارکان کی تعداد اکیس ہے انہیں

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ منیجر

چاہیئے۔ کہ حکومت کی پالیسی پر دیانتدارانہ تنقید کرتے رہا کریں۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں جب یہ پارٹی قائم کی گئی۔ تو اختلافات اسقدر شدید تھے۔ کہ اختلاف رائے سے بڑھکر مظاہروں تک نوبت آ پہونچی تھی۔ اس لئے اسے ختم کرنا پڑا۔ لیکن اب میرے نزدیک اس کے قیام کے لئے وقت موزوں ہے۔

بین الاقوامی حالات کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ وہ تشویش انگیز ضرور ہیں۔ مگر ہمیں ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ترکی حکومت خدا کے فضل سے اس قدر طاقت رکھتی ہے۔ کہ ہر قسم کے پیش آمدہ حالات کا مقابلہ کر سکے۔ جن بڑی سلطنتوں کے ساتھ ہمارے معاہدے ہیں۔ ان کو ہم ہرگز یہ حق نہیں دے سکتے۔ کہ وہ دوسری چھوٹی چھوٹی حکومتوں کی آزادی سلب کریں۔ ہر ملک کو آزاد رہنے کا حق ہے۔ اور آزادی کی حفاظت کی غرض سے ہی ہم نے بلقان پیکٹ بنایا ہے۔ برطانیہ کے ساتھ ہمارا معاہدہ انسانیت کے اقتضاء کے ماتحت ہے۔ اس کے سوا اگر کوئی اور حکومت بھی ہم سے ایسا معاہدہ کرنا چاہے۔ تو ہم تیار ہیں۔ روس کے ساتھ ہمارے تعلقات ایسے دوستانہ ہیں کہ کبھی ٹوٹ نہیں سکتے فرانس بھی ہمارے ساتھ ایسا معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس نے اسکندرونہ کو ہمارے حوالہ کر دینا منظور کر لیا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ بھی ہمارا ایسا معاہدہ ہوگا۔ جسے دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہ سکے۔ آخر میں آپ نے پھر کہا۔ کہ ہم دنیا میں قیام امن کے خواہاں ہیں۔ لیکن اگر دنیا میں جنگ کا خونی ڈرامہ کھیلا گیا۔ تو ترک اس میں کسی خوف و ہراس کے بغیر اپنا پارٹ ادا کریں گے۔ اسوقت تین لاکھ مسلح فوج ہمارے پاس موجود ہے۔ اور حکومت کے اعلان پر گذشتہ بارہ روز میں دو لاکھ ۴۳ ہزار ترک نوجوانوں نے فوجی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ اور اگر رضاکارانہ بھرتی کی یہ تحریک ایک ماہ تک بھی جاری رہی۔ تو یہ تعداد دس لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

اعلان ضروری متعلقہ رویا و کشوف

الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ جن لوگوں نے احمدیت کو کسی کشف یا رویا کی بناء پر قبول کیا یا کسی نہ کسی رنگ میں ان کے رویا و کشوف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت واضح ہوتی ہو۔ مہربانی فرما کر قسمیہ الفاظ سے اپنے کشوف و رویا تحریر کر کے بھیج دیں۔ تاکہ انہیں کتابی صورت میں شائع کیا جا سکے۔ اسی ضمن میں بیرون ہند کے اصحاب سے بھی درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ بھی اپنے کشوف و رویا لکھ کر بھیج دیں۔ چونکہ ہندوستان سے باہر کے لوگ عموماً اردو نہیں پڑھ سکتے ممکن ہے کہ انہیں اس اعلان کا پتہ نہ چلے اس لئے بیرون ہند کے مبلغین کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ انہیں ان اعلانات کا ترجمہ کر کے سنا دیں اور اگر ان کے ہاں کوئی رسالہ یا اخبار جاری ہو تو اس میں بھی ترجمہ کر کے شائع کر دیں۔ اور اگر کوئی دوست انہیں ان کی اپنی زبان میں کوئی کشف یا خواب تحریر کر کے دے تو وہ ساتھ ہی ان کا ترجمہ بھی دیدیں اور ترجمہ کے نیچے اپنے اور خواب بین صاحب کے دستخط کرا کے بھجوا دیں

خاکسار عبدالرحمن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ضرورت رشتہ

ضلع سیالکوٹ کے ایک قریشی خاندان کی پیدائشی احمدی کنواری لڑکی عمر ۱۵ سال کیلئے ایک برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی ہر صفت موصوف ہے۔ امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ پتہ خط و کتابت فضل معرفت عبدالرحمٰن ظفر اسلامیہ سکول جہلم شہر

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے۔ جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً ایکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی۔ یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جن گھروں میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے۔ اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند۔ نگر سے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں اور کئی قسم کی بیماریاں آ موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گبھراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھلکر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۸/

مقوی دانت منجن۔ اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری سے دانت ہلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۸/

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا۔ بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس ۴/

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (۶) المشتہر

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ جون۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ ایمپرس آف برٹن جہاز کے ذریعہ آج ساؤتھمپٹن وارد ہوئے جہاں آپ کا زبردست استقبال کیا گیا۔ یہاں سے بذریعہ ٹرین عازم لنڈن ہوئے۔ واٹرلو کے سٹیشن پر اہل لنڈن نے آپ کا استقبال کیا۔ برطانوی وزراء کے علاوہ غیر ملکی سفراء بھی پلیٹ فارم پر موجود تھے۔

مردان ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ فقیر ایپی قبائیلیوں کو جنگ کے لئے منظم کر رہا ہے اس کے بھائی نے تمام علاقہ کا دورہ کیا۔ دیہاتیوں نے ہر جگہ اس کا خیر مقدم کیا۔ گولیوں سے سلامی دی اور پوری امداد کا یقین دلایا۔ ایک کمیٹی فراہمی چندہ کا کام کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

ہانگ کانگ ۲۲ جون۔ اگرچہ سوئیٹاؤ پر جاپان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ لیکن چینیوں کی ایک بھاری فوج وہاں پہنچ رہی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ زبردست معرکہ آرائی وہاں ہو گی۔ جاپانیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو غیر ملکی بندرگاہ سے نہیں نکلے گا۔ اس کے نقصان کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ امریکن ایمبیسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر امریکہ کے کسی باشندے کے جان و مال کو نقصان پہنچا۔ تو اس کی ذمہ داری جاپان پر ہو گی۔

بوڈاپسٹ ۲۲ جون۔ ہنگرین پارلیمنٹ میں کل وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ ہنگری کی نازی پارٹی کو باہر سے مالی امداد مل رہی ہے۔ صرف زیورک میں ایک دن کے اندر نازیوں نے چھ لاکھ پونڈ کے نوٹ باہر سے خریدے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ تجارتی اغراض کے لئے اس قدر روپیہ کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

کراچی ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ کے وزیر اعظم چھ ہفتہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں تا وزیر ہند سے بیراج کے قرضہ کے متعلق تبادلہ خیالات کر سکیں۔

لزبن ۲۲ جون۔ پرتگال کے بنک نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ پرتگال سے جو مال اٹلی جائے گا۔ اس کے بیچکوں کو ڈسکاؤنٹ نہیں کیا جائیگا جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کوئی مال وہاں نہیں جائیگا۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ گذشتہ سالوں میں ۸ کروڑ لائر کی مالیت کا زیتون کا تیل اور دوسری اشیاء اٹلی بھیجی جا چکی ہیں۔ اور تا حال یہ قرض ادا نہیں ہوا۔

لزبن ۲۲ جون۔ یہاں ۱۶۷ اہم سول اور ملٹری افسروں کو گرفتار کیا گیا ہے جن پر حکومت کا تختہ الٹنے کا الزام ہے ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک خاص ٹریبونل مقرر کیا گیا۔

لکھنؤ ۲۲ جون۔ تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ کہ تبرا ایجی ٹیشن اور مدح صحابہ کا تصفیہ نپٹانے کے لئے مسلم لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔

لدھیانہ ۲۲ جون۔ لدھیانہ جاکھل ریلوے لائن کا معائنہ کرتے ہوئے ایک دے انسپکٹر نے بہت سی فش پلیٹوں کو اکھڑے ہوئے پایا۔ اس لائن پر یہ دوسرا اقدام ہے۔

لاہور ۲۲ جون۔ پنجاب سول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ایک سال میں ۳۳ ہزار سے زائد مویشی چھوت کی بیماریوں سے مرے مویشیوں میں وباء پھیلنے کی اطلاع فوراً محکمہ ہذا کو دینے والے پٹواریوں کو بارہ صد روپیہ بطور انعام دیا گیا۔

لاہور ۲۲ جون۔ چند روز ہوئے اخبار پرتاپ نے لکھا تھا۔ کہ میر مقبول محمود پارلیمنٹری سکرٹری دہلی ریلوے سٹیشن پر بغیر ٹکٹ گاڑی میں سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے میر صاحب کے وکیل نے اسے نوٹس دیا ہے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ اور معافی شائع کرنے کے علاوہ تین ہزار روپیہ تاوان کا مطالبہ کیا ہے۔ بصورت دیگر دیوانی اور فوجداری مقدمات کئے جائیں گے

شنگھائی ۲۲ جون۔ تمام اقوام کے قریباً ایک لاکھ پناہ گزینوں کی نو آبادی قائم کرنے کے لئے چینی افسروں کے ساتھ گفت و شنید ہو رہی ہے۔ تجویز ہے کہ چین میں تمام اقوام کے پناہ گزینوں کی نو آبادی قائم کی جائے جسے چینی شہریوں کے حقوق حاصل ہوں۔

ماسکو ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امن کے دنوں میں روسی فوج قریباً بیس لاکھ ہے۔ فوجی افسروں کی تعداد پچاس ہزار ہے فوجی ماہرین کا خیال ہے۔ کہ اس فوج میں انتشار کا کوئی خطرہ نہیں۔ حکومت روس نے مشرق بعید تک ریلوے لائن کا جال بچھا رکھا ہے۔ اور وہاں روسی فوج کی تعداد مانچوکو اور شمالی چین میں مقیم جاپانی افواج سے زیادہ ہے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ چیک بنک کا جو سونا بنک آف انگلینڈ میں جمع تھا۔ اس کے متعلق اس نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ جرمنی کو ادا کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بنک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ کے متعدد ڈائرکٹروں نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا ہے وزیر مالیات نے دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ یہ معاملہ صرف بنک تک محدود ہے۔ حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

جنیوا ۲۲ جون۔ وزیر نو آبادیات برطانیہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ فلسطین کے متعلق قرطاس ابیض میں جو تجاویز ہیں۔ ان میں ذمہ داریوں کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جو ازروئے انتداب برطانیہ پر عائد ہوتی ہیں۔ عربوں اور یہودیوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئیے جب تک ان میں سے ہر ایک دوسرے کو مراعات دینے کے لئے تیار نہ ہو۔ امن قائم نہیں ہو سکتا۔

مدراس ۲۲ جون۔ پولیس کمشنر کی طرف سے مقامی آریہ سماج کے عہدیداروں پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ حیدر آباد ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں ۲۵ جون کو کوئی پبلک جلسہ منعقد نہ کریں۔ ۲۵ جون کو آریوں نے ستیہ آگرہ ڈے منانے کا اعلان کیا ہوا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲۲ جون۔ ایک قبائلی گروہ نے ایک قریبی گاؤں پر ڈاکہ ڈالا۔ اور تین ہندو عورتوں اور ایک مرد کو اغوا کر کے لے گئے بعد میں ایک عورت اور مرد کو خود ہی رہا کر دیا۔

بمبئی ۲۲ جون۔ پراونشل مسلم لیگ نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ قرار دیا ہے۔ کہ جامعہ ملیہ دہلی نے واردھا سکیم کے ماتحت قائم ہونے والے پرائمری سکولوں کے لئے جو اردو کتابیں تیار کی ہیں۔ وہ مسلم کلچر اور اس کے نشوونما کے لئے حد درجہ ضرر رساں اور قابل اعتراض ہیں۔ حکومت بمبئی نے بھی ان کتابوں کو پرائمری کے لئے نصاب مقرر کر دیا ہے۔

ہاپوڑ ۲۲ جون۔ یہاں گندم ۲/۸/۹ ہے۔ لائل پور میں ۲/۴/۲ گوجرہ میں ۲/۱/۹ اور اوکاڑہ میں ۲/۳/۲ ہے۔ لائل پور میں شہد -/-/۲۳ گھی -/۴/۳۷ اور تورِیہ ۴/۶/۶ ہے۔ امرتسر میں سونا -/-/۳۶ اور چاندی -/۸/۵۱ ہے

حصار ۲۲ جون۔ اس علاقہ میں بارش ہو جانے کی وجہ سے پژمردہ کسانوں میں بھی زندگی کی روح نظر آ رہی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب ان کے دن ضرور پھرینگے۔ گذشتہ تین سال سے اس علاقہ میں کوئی بارش نہیں ہوئی تھی اب ضلع بھر میں اوسطاً تین انچ بارش ہوئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah